کوٹلی میں قادیانیوں کی دہشت گردی

محمد مقصود کشمیری

آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں نے کھلم کھلی بدمعاشی اور دہشت گردی بھی شروع کر دی۔ خطے میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں زور پکڑ رہی ہیں جس سے مقامی طور پر حالات کشیدگی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آئے روز ارتدادی مراکز کی تعمیر اور سرعام تبلیغی سرگرمیاں اور شعائر اسلام کی توہین، دیہاتی وسرحدی علاقوں میں لاؤڈ سپیکر پر اذان اور اس کا آزادانہ استعمال بڑھ رہا ہے۔ جب کہ آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ 1974 کی رو سے اور آئینی مقاصد کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں سال 1985ء میں آزاد پینل کوڈ 1860 میں پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مماثل ایک نئی دفعہ C-298 کا اضافہ عمل میں لایا گیا تھا جس کے تحت قادیانی/احمدی/لاہوری گروپ جو کہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتے ہوں یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ یا اپنے نظریات کی ترویج وغیرہ جیسی سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں کو تحت قانون فوجداری مقدمہ کے اندراج کی صورت میں زیر مواخذہ لایا جانا ضروری قرار دیا گیا ہے اور مذکور دفعہ C-298 کے تحت جرم میں ملوث فرد یا افراد کو 3 سال سزا اور جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کوٹلی میں بالخصوص قادیانی آئین اور قانون کا تقدس پامال کر رہے ہیں اور حکومت وقت، ضلعی انتظامیہ قادیانیوں کے خلاف ایکشن لینے سے گریزاں ہے۔ نہ جانے کیوں؟ اس وقت کوٹلی میں قادیانی محافظین ختم نبوت کو قتل اور اغواء کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ عیدالفطر کے چند روز بعد 24 ستمبر 2009ء کوٹلی بڑالی کے مقام پر قادیانی غنڈوں نے عدالت کی جانب سے لگائی کی پابندی کے باوجود ارتدادی مرکز کی تعمیر شروع کی جسے علاقہ کے غیور مسلمانوں نے ناکام بنا دی۔ واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ آٹھ سال قبل قادیانیوں نے بڑالی کے مقام پر جنگلات کی زمین پر قبضہ کیا اور ایک ارتدادی مرکز کی تعمیر شروع کی تھی جس کے خلاف عدالت میں کیس چلا اور 2006ء میں فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا۔ جس کے بعد قادیانیوں نے ایک مکان کی آڑ میں ارتدادی مرکز تعمیر کرنا شروع کیا، جس پر مقامی مسلمانوں نے عدالت سے رجوع کیا اور عدالت کی جانب سے قادیانیوں کے ارتدادی مرکز کی تعمیر پر حکم امتناعی جاری ہوا اور اس وقت بھی کیس زیر سماعت ہے۔ گزشتہ دنوں قادیانیوں نے توہین عدالت کرتے ہوئے اسی ارتدادی مرکز کی تعمیر شروع کی جس پر عدالت نے تا حکم ثانی پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے ارتدادی مرکز کی تعمیر پر مقامی غیور مسلمانوں نے موقع پر جا کر تعمیر بند کرانا چاہی تو وہاں پر موجود قادیانی غنڈوں نے دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ اس واقعہ کے فوری بعد کوٹلی اگھار کالونی،

بندیال کالونی، سٹی، اور سہنسہ سے بھی بڑی تعداد میں قادیانی بڑالی کے مقام پر نئے زیر تعمیر ارتدادی مرکز میں جمع ہوگئے اور انھوں نے مسلمانوں پر پتھراؤ کیا جس سے دونوجوان غلام احمد ربانی، اور سید منظور قادری زخمی ہوئے۔ قادیانیوں کی جانب سے اس کھلی دہشت گردی کے بعد مقامی تھانہ کوٹلی میں مسلمانوں کے خلاف درخواست دی گئی، لیکن ضلعی انتظامیہ کی جانب سے اس واقعہ میں ملوث قادیانیوں کے بارے میں کوئی نوٹس نہیں لیا جس سے سخت قسم کا اشتعال پیدا ہوگیا۔ اس واقعہ درج ذیل قادیانی غنڈے (1)، لطیف ولد لعل دین (2) لقمان ولد لعل دین (3) ارشد محمود ولد اکبر (4) شکیل احمد ولد وزیر احمد (5) شیرو ولد صدیق (6) افتخار ولد خادم (7) شفاقت ولد لطیف (8) احمد ولد یونس (9) طاہر ولد شمس دین (10) نسیم ولد سعید ٹھیکیدار، شامل تھے جنھوں نے مسلمانوں پر پتھراؤ کیا اور قتل کی دھمکیاں بھی دیں۔

خطہ کشمیر میں قادیانیوں کو کھلی چھوٹ دے کر حکومت آزاد کشمیر میں 1953 والی فضاء پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے سلسلے میں صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ جماعت سے لے کر آج تک جاں نثاران مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازوال قربانیاں دیں اور جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سے یوسف کذاب جیسے منکرین ختم نبوت کا تعاقب ہر میدان میں الحمدللہ جاری رکھا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر غازی عامر چیمہ شہیدؒ تک تاریخ مسلسل گواہی دے رہی ہے اور یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ ایسے حالات پیدا ہونے سے قبل ہی حکومت آزاد کشمیر کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی خطہ کشمیر میں بدمعاشی اور سرعام ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کرنا ہوگی۔ ایسے کون سے عوامل ہیں؟ جن کی بناء پر حکومت نے خطہ کشمیر میں قادیانیوں کو حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور جب کہ تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرنے والوں کا راستہ روکنے کے لیے پوری ریاستی مشنری حرکت میں آجاتی ہے، لیکن ایک بات حکومتی اراکین اور ضلعی انتظامیہ کے ذمہ داران کو ضرور یاد رکھنی چاہیے کہ تم بھی مسلمان ہو اور تمہاری زندگی میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور ختم نبوت کی چادر پر قادیانی حملہ آور ہوں اور تم کچھ بھی نہ کر سکو تو کل روز محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ بحیثیت مسلمان ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ پر بھی فرض ہے لیکن اس کے باوجود ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والوں کا راستہ روکنا افسوسناک ہے۔ یاد رہے کہ گرفتاریوں، پابندیوں، آنسو گیس یا لاٹھی چارج سے عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ کب رکا ہے؟ جواب رکے گا۔

آزد کشمیر میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے لیے حکومت کی جانب سے حدود و قیود مقرر ہیں ان کے لیے تبلیغی کفریہ سرگرمیوں، شعائر اسلام کے استعمال، مرتد خانوں کے نام اور تعمیر مساجد کی طرز پر رکھنے پر پابندی عائد ہے۔ جب کہ خلاف ورزی کی صورت میں 298.A.B.C دفعات کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا مقرر ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس خطے میں قادیانی شعائر اسلام کا استعمال، مساجد کی طرز پر عبادت گاہوں کی تعمیر اور آزادنہ طور پر کفریہ سرگرمیاں جاری رکھ کر، سرعام قانون اور آئین کا مذاق اڑاتے پھر رہے ہیں اور قانون کے محافظ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں کیوں؟ 28 رفروری 2009ء کو حکومت آزاد کشمیر کے سیکرٹری (کوکب سلیم چشتی) سیکشن آفیسر (قانون سازی) نے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور

جملہ سپرنٹنڈنٹ صاحبان کو امتناع قادیانیت ایکٹ 1985 کی نقل ہمراہ ارسال کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں رائج العمل قانون کو اصل روح کے مطابق نفاذ کو یقینی بنانے کا حکم بھی نامہ جاری کیا تھا۔اس کے باوجود حکومت خطہ کشمیر میں گستاخان رسول قادیانیوں کو لگام اور انہیں قانون کا پابند اگر نہیں کرتی تو لازمی بات ہے کہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر جان دینے کو عین ایمان سمجھتا ہے۔ جب کہ گستاخ رسول کی جان لینے کو اس سے بھی زیادہ افضل سمجھا جاتا ہے۔تاکہ اسے دنیا میں بھی عبرت کا نشان بنایا جائے۔ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ ارتدادی فتنے کا سدباب صرف سنت صدیقیؓ سے ہی ممکن ہے۔ کیوں کہ یہ کوئی سیاسی جماعت یا پارٹی کا معاملہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جس کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ایک ادنی سا مسلمان جس نے اپنی ساری زندگی گناہوں میں گزاری ہو اس کے اندر بھی ایمان کی چنگاری موجود ہوتی ہے جو کسی بھی وقت شعلہ بن کر آتش فشاں بن سکتی ہے۔مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور حرمت پر اٹھنے والی آنکھ اور زبان برداشت نہیں کر سکتا۔

آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ،صدر اور ممبران اسمبلی کو چاہیے کہ وہ کوٹلی میں قادیانیوں کی دہشت گردی اور بدمعاشی کا نوٹس لیں اور آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو حقیقی معنوں میں نافذ العمل بنا کر قادیانیوں کو اس کا پابند بنایا جائے اور ساتھ ہی تحریک آزادی کے بیس کیمپ میں قادیانیوں کے کفریہ مراکز جو حقیقت میں را اور موساد کے دفاتر ہیں، انہیں فی الفور بند کیا جائے۔ بڑالی واقعہ میں ملوث قادیانیوں کو گرفتار کر کے انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے۔اس سے قبل کہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی احتجاجی تحریک شروع ہو۔

اس موقع پر ہم تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں وہ حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے عشق و محبت اور وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ارد گرد نظر رکھیں جہاں کوئی منکر ختم نبوت قادیانی / احمدی / مرزائی جھوٹے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں نظر آئے تو فوراً متعلقہ تھانے میں رپورٹ درج کرائیں یا مقامی سطح پر علمائے کرام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کو آگاہ کریں آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے لیکن ہماری بے حسی اور خاموشی کی وجہ سے اس کا نفاذ نہیں اگر آج ہی خطہ کشمیر کی عوام تحفظ ختم نبوت کے لیے بیدار ہو جائے تو گستاخان رسول قادیانیوں / مرزائیوں کو ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ہمت نہیں ہوگی ۔

ان چند حروف کے بعد ہم ملتمس ہیں خطہ کشمیر کی دینی قیادت اور علمائے کرام جو پاکستان، یا بیرون ممالک دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان پر بھی ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خط کشمیر میں قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں کے سدباب کے لیے بیدار ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دوسرے لوگوں کے لیے دین ہدایت کے چراغ تو روشن کرتے رہیں لیکن جب گھر کی طرف رخ کریں تو وہاں شام ہو چکی ہو۔اس لیے آزاد کشمیر کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام، مشائخ عظام سے دست بستہ گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے اکابرین کے نقشہ قدم پر چلتے ہوئے خطہ کشمیر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے آپس میں اتحاد کی فضاء قائم کریں۔